قسط ۸

مفتی ابو معاویہ منظور احمد تونسوی

آزر ـــــ کون؟

چند شبہات کا ازالہ

آزر حدیث اور شارحین حدیث کی نظر میں

بخاری شریف میں ہے :۔

عن ابی هريرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یلقی ابراهیم اباه آزر یوم القیامة وعلی وجه آزر قترة وغبرة فیقول له ابراهیم الم اقل لك لا تعصنی فیقول ابوه فالیوم لا اعصیك فیقول ابراهیم یا رب انك وعدتنی ان لا تخزنی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ابی الا بعد فیقول الله انی حرمت الجنة علی الکافرین ثم یقال یا ابراهیم ما تحت رجلیك فینظر فاذا هو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر کو اس حال میں پائیں گے (ملاقات کریں گے) کہ آزر کا چہرہ سیاہ اور خاک آلود ہو چکا ہوگا اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر سے فرمائیں گے کہ کیوں میں نے تمہیں دنیا میں ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ میری نافرمانی اور حکم عدولی نہ کرو! تو اس پر آزر جواب دے گا کہ آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا اس پر ابراہیم علیہ السلام اپنے رب سے درخواست کریں گے کہ اے پروردگار تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ قیامت کے دن تو مجھ کو ذلیل و رسوا نہیں کرے گا تو اس رحمت سے دور

بذبح متلطخ فيوخذ بقوائمه فيلقى فى النار ؛ (بخاری کتاب الانبیاء مطبوعه اصح المطابع دہلی ص۴۷۳ ج۱ ۔	کیئے ہوئے باپ سے بڑھ کر اور کیا رسوائی ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے کافروں پر جنت حرام فرمادی ہے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اے ابراہیم تیرے پاؤں کے نیچے کیا چیز ہے ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے تو وہ ضبع (کفتار) کی صورت میں اپنے گوبر میں لت پت ہوگا پھر اس کے پاؤں سے پکڑ کر دوزخ میں ڈالا جائے گا ۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ امام ابن حجرؒ نے فتح الباری میں دو تین صفحات پر بحث فرمائی ہے اس طویل عبارت کے کچھ اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں فرماتے ہیں :-

قوله فيقول ابراهيم يا رب انك وعدتنى ان لا تخزنى يوم يبعثون فاى اخزى من ابى الابعد) وصف نفسه بالابعد على طريق الفرض اذ لم تقبل شفاعته فى ابيه وقيل الابعد صفة ابيه اى انه شديد البعد من رحمة الله لان الفاسق بعيد منها فالكافر ابعد (الى ان قال) فى رواية ابراهيم بن طهمان فيؤخذ عنه فيقول يا ابراهيم اين ابوك قال انت اخذته	خلاصہ : حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان کہ قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کہیں گے اے پروردگار آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے رسوا نہیں کرے گا تو میرے ابعد باپ سے زیادہ کیا رسوائی ہوگی شارح علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ ابعد کے لفظ میں دو احتمال ہیں ۱ یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نے ابعد کے لفظ کے ساتھ اپنے آپ کو متصف فرمایا ہے اور یہ علیٰ طریق الفرض یعنی بطور فرض کے فرمایا اس لئے کہ ان کی شفاعۃ ان کے باپ کے حق میں قبول نہیں کی جائیگی ۲ یہ کہ بعض نے فرمایا کہ ابعد آزر کی صفت ہے کیونکہ وہ بوجہ کافر ہونے کے اللہ کی رحمت سے بہت دور (ابعد) ہوگا ۔

مسنی قال انظر اسفل فینظر
فاذا ذیخ یتمرغ فی نتنه
وفی روایة ایوب فیسخ الله اباه
ضبعا فیأخذ بانفه فیقول یا
عبدی ابوك هو فیقول لا وعزتك
وفی حدیث ابی سعید فیحول
فی صورة قبیحة وریح منتنة
فی صورة ضبعان. زاد ابن
المنذر من هذا الوجه فاذا
رآه كذا تبرأ منه قال
لست ابی والذیخ بکسر الذال
المعجمة بعدها تحتانیة ساكنة
ثم خاء معجمة ذكر الضباع
وقیل لا یقال له ذیخ الا اذا
كان كثیر الشعر والضبعان
لغة فی الضبع وقوله متلطخ
قال بعض الشراح ای فی رجیع
اودم اوطین وقد عینت الروایة
الاخری المراد فانه الاحتمال
الاول حیث قال فیتمرغ فی
نتنه قیل الحكمة فی مسخه
لتنفر نفس ابراهیم منه ولئلا
یبقی فی النار علی صورته فیكون
فیه غضاضة علی ابراهیم

رحمتِ الٰہیہ سے نافرمان (عاصی) اور بعید
ہوتا ہے اور کافر بہت دور (بعید) ہوتا ہے
چند سطر بعد لکھتے ہیں: ابراہیم بن طہمان
کی روایت میں ہے کہ آزر کو پکڑ لیا جاوے گا تو
ابراہیم علیہ السلام سے کہا جائے گا تیرا باپ
کہاں ہے ابراہیم علیہ السلام جواباً فرمائیں گے
کہ اے اللہ تو نے اسے پکڑ لیا ہے اللہ تعالیٰ
فرمائیں گے نیچے دیکھ جب ابراہیم علیہ السلام
نیچے دیکھیں گے تو ضبع (کفتار) کی صورت میں
ہوگا اور گندگی میں لت پت ہوگا۔ اور ایوب
کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام
کے باپ کی صورت مسخ کر دیں اور وہ (کفتار)
ضبع کی صورت میں کر دیا جائے گا اور اس کے
ناک سے پکڑ کر ابراہیم علیہ السلام سے کہا
جائے گا کہ اے میرے بندے یہ تمہارا باپ
ہے۔ ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے نہیں۔
تیری عزت کی قسم یہ میرا باپ نہیں۔ اور ابو سعید
کی حدیث میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے
باپ نہایت قبیح صورت میں بدل دیئے جائیں گے
اور اس سے بدبو آرہی ہوگی اور وہ ضبع (کفتار)
کی شکل میں مسخ ہو چکا ہوگا۔ ابن منذر نے اتنا
اضافہ اور کیا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام اپنے
باپ آزر کو اس صورت میں دیکھیں گے تو اس
سے لاتعلقی کا اظہار فرمائیں گے اور یہ بھی فرمائیں

وقيل الحكمة في مسخه ضبعاً
ان الضبع من احمق الحيوان
وآزر كان من احمق الانسان لانه
بعد ان ظهر له من ولده من
الآيات البينات اصر على الكفر
حتى مات واقتصر في مسخه
على هذا الحيوان لانه وسطه
في التسوية بالنسبة الى ما
دونه كالكلب والخنزير
والى ما فوقه كالاسد الى
ان قال) وفي رواية فلما مات
لم يستغفر له ومن طريق
على بن ابى طلحة عن ابن عباس
نحوه قال استغفر له ما كان
حيا فلما مات امسك واورده
ايضا من طريق مجاهد و
قتادة وعمرو بن دينار نحو
ذالك - وقيل انما تبرأ منه
يوم القيامة لما يئس منه
حين مسخ على ما صرح به
في رواية ابن المنذر التي
اثرت ايها وهذا الذي اخرجه
الطبري ايضا من طريق عبد الملك
بن ابى سليمان سمعت سعيد بن

گئے کہ تو میرا باپ نہیں ہے۔ آگے لفظ ضبع
کے ضبط کا طریق بیان کرتے ہیں کہ پہلے ذال
مکسورہ ہے اس کے بعد یا تحتانیہ ساکنہ ہے
پھر خا معجمہ اور یہ مذکر ضبع کا نام ہے، اور
بعض نے کہا کہ ذیخ اس ضبع کو کہتے ہیں جو
بہت زیادہ بالوں والا ہو، اور ضبعان
بھی ایک لغت ہے ضبع میں اور حدیث کا
لفظ متلطخ کے معنی میں بعض شراح حدیث
سے منقول ہے کہ اس سے مراد گوبر یا خون
یا کیچڑ ہے اور اس معنی کی تائید ایک اور روایت
سے بھی ہوتی ہے جس میں فیتمرغ فی
نتنه کے الفاظ ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ
آزر کی شکل مسخ ہونے میں یہ حکمت تھی تاکہ
ابراہیم علیہ السلام کو اس سے نفرت پیدا ہو
جائے، اور تاکہ وہ اپنی اصلی صورت میں
آگ میں نہ ڈالا جائے کہ اس سے ابراہیم علیہ السلام
کو شرمندگی ہو۔ اور بعض نے یہ حکمت بیان
کی ہے کہ آزر کو ضبع کی شکل میں اس لئے مسخ
کیا جائے گا کہ ضبع (کفتار) ایک احمق جانور
ہے اور آزر بھی احمق البشر (تمام انسانوں سے
زیادہ احمق) تھا کیونکہ ان کے سامنے ان کے
بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ پر
کئی معجزات ظاہر ہو چکے تھے اور وہ ان کا
مشاہدہ کر چکا تھا پھر بھی کفر پر بضد رہا یہاں تک

جبیر یقول ان ابراھیم یقول
یوم القیامة رب والدی
فاذا کان الثالثة اخذ بیدہ
فیلتفت الیه وھو ضبعان
فتبرأ منه ومن طریق عبید
بن عمیر قال یقول ابراھیم
لابیه انی کنت آمرك فی الدنیا
وتعصینی ولست تارکك الیوم
فخذ بحقوی فیأخذ بضبعیة
فیمسخ ضبعًا فاذا راٰہ ابراھیم
مسخ تبرأ منه ویمکن الجمع
بین القولین بانه تبرأ منه
لما مات مشرکًا فترك الاستغفار
له لکن لما راٰہ یوم القیامة
ادرکته الرأفة والرقة
فسأل فیه فلما راٰہ مسخ
یئس منه حینئذٍ فتبرأ منه
تبرأ ابدًا الخ۔

(فتح الباری شرح البخاری مطبوعہ
دار احیاء التراث العربی بیروت ص۳۰۵، ج۶)

کہ کفر پر ہی مرگیا تو ضبع (کفتار) کی صورت میں مسخ اس لئے کیا جائے گا کہ یہ درمیانی قسم کا جانور ہے باعتبار خست و رذالت کے خنزیر و سگ سے بڑا ہے اور باعتبار شیر کے چھوٹا ہے یہاں تک کہ ایک روایت میں ہے کہ جب آزر اسی کفر کی حالت میں مرگیا تو پھر ابراہیم علیہ السلام اس کے لئے دعاء مغفرت کرنے سے رک گئے۔ مجاہدؒ اور قتادہؒ اور عمرو بن دینارؒ کے طریق سے ایسے ہی منقول ہے اور بعض نے کہا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن آزر سے جب مایوس ہو جائیں گے اور اس کی شکل مسخ کر دی جائے گی تو اس سے بری ہو جائیں گے۔ ابن منذرؒ کی روایت میں اسی طرح صراحت کی گئی ہے جس کی طرف پہلے میں اشارہ کر چکا ہوں، اور یہ وہی روایت ہے جس کو طبریؒ نے عبد الملک بن ابی سلیمان کے طریق سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے سعید بن جبیرؓ سے سنا ہے حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام قیامت کے روز فرمائیں گے کہ میرے رب میرے باپ کو بچا لے، اے میرے رب میرے والد کو بچا لے۔ جب تیسری دفعہ

سفارش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر اس کی طرف متوجہ کریں گے تو ابراہیم علیہ السلام جب اپنے باپ آزر کی طرف متوجہ ہوں گے تو وہ ضبعان (کفتار) کی صورت میں بدل چکے ہوں گے تو وہ اس سے لاتعلق (بری) ہو جائیں گے۔ اور عبید بن عمیرؓ کے طریق سے یوں مروی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ سے فرمائیں گے کہ میں دنیا میں تجھے (توحید و اسلام) امر کرتا تھا اور تو میری نافرمانی کیا کرتا تھا میں تجھے آج بھی نہیں چھوڑوں گا۔ سو تو میری چادر کو پکڑ، تو آزر کی صورت مسخ ہو جائے گی اور وہ ضبع (کفتار) کی شکل میں مسخ ہو جائے گا جب ابراہیم علیہ السلام اس کو ضبع (کفتار) کی صورت میں دیکھیں گے تو اس سے برأت (لاتعلقی) اختیار کر لیں گے اور ان دونوں باتوں میں مطابقت وجمع کا طریق ممکن ہے کہ جب آزر حالت شرک میں مرا تو ابراہیم علیہ السلام اس سے بری ہو گئے، اور اس کے حق میں دعا (مغفرت) کرنا چھوڑ دیا لیکن قیامت کے دن جب ابراہیم علیہ السلام اپنے ابا آزر کو دیکھیں گے تو نرمی اور شفقت غالب آجائے گی تو اس وقت اللہ تعالیٰ سے آزر کے متعلق سفارش کر بیٹھیں گے لیکن جب اس کو مسخ شدہ صورت میں دیکھیں گے تو پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس سے بری ہو جائیں گے

کشفِ سبائیت ـــ ایک اہم اعلان

قارئین بخوبی آگاہ ہیں کہ ماہنامہ نقیبِ ختم نبوت اپنے روز اول سے دشمنانِ خدا و رسول اور معاندین اصحاب وازواجِ رسول (علیہم الرضوان) کے محاسبہ و تعاقب میں مصروف ہے۔ اس عرصۂ جہاد کو چار برس بیت چکے ہیں الحمد للہ ہم اب بھی اسی راہِ مستقیم پر گامزن ہیں۔

چکوال کے سبائی فتنہ کے بزرجمہروں اور ان کے اعوان وانصار کے صحابہ دشمن افکار و اعمال کے رد میں "کشفِ سبائیت" کے عنوان سے ایک مستقل سلسلۂ مضمون چل رہا ہے۔ جس میں مولانا ابوریحان سیالکوٹی مدظلہ نے دلائل وبراہین سے چکوالی سبائیوں اور سنی نما رافضیوں کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔

"نقیب ختم نبوت" کے صفحات میں اتنی گنجائش نہیں ہوتی کہ "کشفِ سبائیت" کا زیادہ سے زیادہ مضمون اس میں آجائے۔ اگر ایسا کیا جائے تو دوسرے مضامین متأثر ہوتے ہیں۔ بہت سے احباب کے مشورہ واصرار پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ کشفِ سبائیت کا زیادہ سے زیادہ حصہ بطور ضمیمہ کے علیحدہ شائع کر کے نقیب کے قارئین تک مسلسل پہنچایا جائے ـــ (ادارہ)

ماضی کے جھروکے سے　　　　محترم مرزا محمد حسن چغتائی

گاہے گاہے باز خواں

حضرت مرزا محمد حسن چغتائی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار تحریکِ آزادی کے مخلص اور ایثار پیشہ کارکنوں میں ہوتا ہے آپ حضرت امیرِ شریعت رحمہ اللہ کے جاں نثار اور فدا کار رُفقاء میں سے ایک تھے۔ شاہ جیؒ کی جماعت مجلسِ احرارِ اسلام سے وابستہ ہوئے تو پچاس برس اسی جماعت میں کھپا دیے۔ انہوں نے ۱۲ اپریل ۱۹۹۲ء کو وفات پائی اور اس دنیا سے گئے تو مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ تھے۔ عہدِ حاضر میں استقامت اور وفاداری کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے؟

انہوں نے برصغیر کے چوٹی کے علماء، سیاست دان، ادیب اور شاعر دیکھے، ان کی مجالس میسر آئیں۔ تقریریں سنیں اور جی بھر کے ان سے استفادہ کیا۔ چغتائی صاحب مرحوم اس حوالے سے نصف صدی کی دینی، سیاسی اور قومی تحریکوں کے خود شاہد تھے۔ وہ اپنی یادداشتیں اور ذاتی مشاہدات و واردات اور اپنے ذخیرہ میں محفوظ اخبارات و جرائد اور کتب سے منتخبات گاہے گاہے قارئین نقیب کے لئے ارسال فرماتے رہتے تھے ذیل میں شائع ہونے والے منتخبات حضرتِ مرحوم نے زندگی کے آخری دنوں میں قارئینِ نقیب کے لئے ارسال فرمائے جو خلوص کی چیز ہیں اور انہیں من وعن ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ آج وہ ہم میں موجود نہیں مگر ان کی یاد اب بھی تازہ ہے۔

آنجہانی چودھری سر ظفر اللہ قادیانی اور اسرائیل

آج اقوام متحدہ میں عرب مندوبین اس وقت بھونچکا رہ گئے۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ پاکستان کے (مرزائی) وزیر خارجہ چودھری سر ظفر اللہ خاں اسرائیلی مندوب "ابا بیان" کی تقریر ختم ہونے کے بعد ان کی جانب بڑھے اور بغل گیر ہو گئے۔ (امروز لاہور ۸/اکتوبر ۱۹۵۴ء)

بین الاقوامی اعزاز

جبکہ (امروز ۹/اکتوبر ۷۸ء) میں بعنوان ۲۴ سال پہلے
گویا ۹/اکتوبر ۵۴ء کی حسبِ ذیل خبر شائع ہوئی۔

پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری سر ظفر اللہ خاں کو آج بین الاقوامی عدالت کا جج منتخب کر لیا گیا۔ وہ ہندوستان کے سر بینیگل راؤ کی وفات کے باعث خالی ہونے والی نشست پر منتخب ہوئے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

ذیل میں ماہنامہ "پیشوا" دہلی۔ معراج نمبر نومبر ۱۹۳۲ء سے چند شذرات پیش کئے جا رہے ہیں۔ جو مدیر پیشوا جناب سید عزیز حسن بقائی مرحوم کے قلم سے ہیں۔